سوال

(193)کسی دعا کو بعد نماز ظہر یا بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب نے مجھے یہ دعا بتلائی اورہدایت کی کہ اس دعا کو بعد نماز ظہر یا بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ پڑھا کرو، اس کے بڑے فضائل ہیں ورد رکھنے سے خود معلوم ہوجائے گا لیکن مجھے اس دعا کے پڑھنے میں تامل ہے دعا یہ ہے: اللھم صل صلوة کاملة وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد، تنحل بہ العقد وتنفرج بہ الکرب وتقضی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام بوجہ الکریم، وعلی آلہ واصحابہ فی کل لمحة ونفس بعدد کل معلوم لک کیا اس دعا کا صحیح حدیث میں ذکر آیا ہے ؟ اگر ہو تو کتاب کا حوالہ دیں اور اگر نہ ہو تو پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکورہ درود کا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا ہے اور میرے نزدیک اسکا پڑھنا درست نہیں ۔

(1) قرآن کریم میں پیغمبر پر صلوة وسلام بھیجنے کا حکم نازل ہوا، تو صحابہ کرام نے آں حضرت ﷺ سے صلوة وسلام کے الفاظ دریافت کئے، اور آپ ﷺ جواب میں جو طریقہ اورالفاظ بتائے وہ کتب حدیث میں مشہور ومعروف ہین ۔ خود پیغمبر کے بتائے ہوئے طریقہ اور الفاظ سے بہتر اور کون سے الفاظ ہوسکتے ہیں! اس کے بعد اپنی طرف سے الفاظ گھڑنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔

(2) اس مذکورہ صلوۃ وسلام میں چاجگہ لفظ ''بہ،، مذکور ہے اس لفظ میں ضمیر کا مرجع بھی ''یستسقی الغمام بوجہ الکریم،، کی مناسبت اوررعایت کی وجہ سے لفظ ''محمد،، ہوگا۔ اور جس طرح یہ جملہ محمد کی صفت ہے اسی طرح اس سے پہلے کے چاروں جملے بھی محمد کی صفت ہوں گے اوراس صورت میں ان جملوں کا معنی یہ ہوگا: اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر کامل اورتام صلوۃ وسلام نازل فرما جن کی ذات کے ذریعہ مشکلات حل ہوتی ہیں، گرہیں کھل جاتی ہیں، مصائب دور ہوتے ہیں ۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ مقاصد اورتمنائیں برآتی ہیں اور حسن خاتمہ حاصل ہوتا ہے اورجن کے روئے مکرم یاذات گرامی کے ذریعہ بارش مانگی جاتی ہے ۔ لیکن یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مشکلات حل کرنے والا، مصائب وغم دور کرنے والا، قاضی الحاجات، مرادوں اور تمناؤں کا برلانے والااور حسن خاتمہ کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہ ے، اوریہ امور اسی کی ذات سے اوابستہ ہیں۔ نہ کسی پیغمبر یا ولی یا پیر سے ۔ پس چوں کہ یہ الفاظ موہم شرک ہیں اس لیے نہیں پڑھنے چاہیں ۔

(3) ''وابیض یستسقی الغمام بوجہہ،، (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام 2/276). آپ

کے چچا ابوطالب کے ایک طویل قصیدہ کا مصرع ہے ۔ اوریہ کسی معتبر صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے اس مصرع کو سن کراس کی تحسین فرمائی ہو یا اظہار مسرت کیا

ہویاکم ازکم سکوت ہی فرمایا ہواور بیہقی کی جس روایت میں اس کاذکر آیا ہے وہ ناقابل اعتبار ہے ۔ اس کی سند میں مسلم ملائی متروک واضع حدیث موجود ہے ۔ پس اس غیر ثابت جملہ کاذکر مناسب نہیں ہے ۔

(4) اوراگر ثابت بھی ہو، تب بھی اب اس جملہ کا ذکر اس لیے مناسب نہیں کہ بظاہر اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کا دعا کے ذریعہ بارش طلب کی جاتی ہے ، اورچوں کہ آپ ﷺ کے ارتحال کے بعد آپ کی دعا باقی نہیں ، اس لیے اب اس کے کہنے کا کوئی مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی دعا کے ذریعہ بارش مانگی جاتی ہے ۔ پیغمبر پر صلوۃ وسلام بھیجنا ایک عبادت اور نیک عمل ہے اوراپنے اعمال حسنہ کے ساتھ توسل بلاشبہ جائز ہے ۔ جیسا کہ اصحاب غار نے اپنے نیک عمل کو سیلہ بنایا اوراس کے ذریعہ غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا اوران کی یہ مصیبت دور ہوگئی ۔ اسی طرح نیک عمل (دورد وسلام) کی برکت سے مرادیں اور تمنائیں بر آسکتی ہیں ۔ لیکن اس کے الفاظ وہی ہونے چاہییں جو معتبر روایت سے ثابت ہوں یاکم ازکم شرک وبدعت کے شائبہ سے پاک ہوں ۔ توسل بالصلوۃ کی حدیثیں ترمذی ، ابن ماجہ میں عبداللہ بن ابی اوفی سے ۔ اور ترمذی میں ابی بن کعب سے ۔ اورابوداؤد نسائی میں فضالہ بن عُبید ۔ اور ترمذی میں ابن مسعود سے مروی ہے ۔ (مصباح بستی شوال وذی القعدہ 1371ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 312

محدث فتویٰ